سوال

(226)ادھارمال پرزیادہ نفع لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ گاہک آیا اوراس نے ہم سے ریٹ پوچھا اور طے کرکے ہم سے سودالیا، ہمیں سودے بازی کرتے وقت یہ پتہ نہیں ہوتا کہ گاہک ادھار سودا لے گا یا نقد وہ کبھی نقد رقم دے جاتا ہے اور کبھی ادھار پرمال لے جاتا ہے، کیا اس طرح سودا کرنے میں کوئی قباحت تونہیں ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سودے بازی میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقد قیمت ادا کرکے چیزیں خریدی ہیں اورادھار پر بھی اشیاء صرف لی ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدااوراس کی قیمت نقداداکردی۔ [صحیح بخاری، البیوع :۲۷۱۸]

نیزرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار رقم کی ادائیگی پرکچھ جوخریدے اور بطوراعتماداس کے پاس اپنی ذرہ گروی رکھ دی۔ [صحیح بخاری، الاستقراض :۲۳۸۶]

اس لئے نقدوادھار خریدوفروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:251